روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 9/اکتوبر 2012ء 21 ذیقعد 1433 ہجری 9/اخاء 1391 ھش جلد 62-97 نمبر 235

ذات کا جوہر

مشہور عیسائی مؤرخ Reginald Bosworth Smith لکھتا ہے کہ:۔

’’مجموعی طور پر مجھے یہ حیرانی نہیں کہ حضرت محمد (ﷺ) مختلف حالات میں کتنے بدل گئے تھے۔ بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ آپ کی شخصیت میں کتنی کم تبدیلی پیدا ہوئی تھی۔ صحرائی گلہ بانی کے ایام میں (یعنی جب بھیڑیں چراتے تھے) شامی تاجر کے طور پر، غارِ حرا کی خلوت گزینی کے ایام میں، اقلیتی جماعت کے مصلح کی حیثیت سے، (جب مکّہ میں تھے)، مدینہ میں جِلا وطنی کے ایام میں، ایک مسلّمہ فاتح کی حیثیت سے، یونانی بادشاہوں اور ایرانی ہرقلوں کے ہم مرتبہ ہونے کی حالت میں ہم آپ کی شخصیت میں ایک غیر متزلزل استقلال کا مشاہدہ کر سکتے ہیں‘‘۔ کہتا ہے کہ ’’مجھے نہیں لگتا کہ اگر کسی اور آدمی کے خارجی حالات اس قدر زیادہ بدل جاتے تو کبھی اُس کی ذات میں اس قدر کم تبدیلی رونما ہوتی۔ حضرت محمد (ﷺ) کے خارجی حالات تو تبدیل ہوتے رہے مگر ان تمام حالتوں میں مجھے اُن کی ذات کا جوہر ایک جیسا ہی دکھائی دیتا ہے‘‘۔

(Muhammed and Muhammedanism by R. Bosworth Smith, Smith Elder and Co. 1876, page 133)

غیروں کے سامنے بہت کثرت سے رسول اکرمؐ کی سیرت طیبہ کے بیان کی ضرورت ہے

شدید مخالفین بھی سیرت رسولؐ سے حقیقی آگاہی پر آپؐ کی نیکی اور پاکیزگی کے معترف ہوگئے

شکرگزاری کے جذبے کے ساتھ محسن اعظم ﷺ پر بکثرت درود پڑھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اکتوبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5/اکتوبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر دنیا کے لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ اور اسوہ حسنہ اور پیش آمدہ حالات کی معرفت اور اطلاع ہوتی تو سب لوگ آپؐ پر درود بھیجتے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کوئی فرضی یا خیالی بات نہیں۔ قرآن کریم نے بھی اس بات کی شہادت و گواہی اس رنگ میں دی ہے کہ اللہ اور اس کے تمام فرشتے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایماندارو! تم بھی اس عظیم نبی ﷺ پر درود و سلام پڑھا کرو۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے علاوہ اور کسی نبی کے لئے یہ نہیں فرمایا اور تعریف و توصیف میں آپؐ کی ذات کو الفاظ میں محدود نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ نے کامل اسوہ ہر تعلیم کے متعلق چھوڑا ہے۔ پس اس محسن اعظم ﷺ کی شکرگزاری یہی ہے کہ اس اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ آپؐ پر درود و سلام بھیجا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے خدا سے ملنے کے تمام راستوں کی راہنمائی اپنے عمل اور اسوہ سے کی ہے۔ عبادت کا احساس پیدا کیا ہے۔ آپؐ کی سیرت حسنہ کی وجہ سے آپؐ کے قریبی اور زیادہ واقف لوگ آپؐ پر ایمان لائے۔ لیکن آج اس بات کی ضرورت ہے کہ غیروں کو بھی آپ ﷺ کی سیرت حسنہ سے آگاہ کیا جائے۔ کیونکہ جو بھی آپؐ کے حالات و واقعات اور سیرت و سوانح سے سچی آگاہی رکھتا ہے وہ آپؐ کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ سوائے اس کے کہ وہ انصاف سے خالی ہو۔ پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی اب بھی توجہ دلاتا ہوں کہ سیرت النبی ﷺ کو کثرت سے غیروں کے سامنے بیان کیا جائے تا کہ ان کو صحیح باتوں کا علم ہو کیونکہ بہت سے مستشرقین نے آنحضرت ﷺ کی شخصیت، سیرت اور اسوہ حسنہ سے متاثر ہو کر بہت کچھ لکھا ہے اور مخالفت میں بڑھے ہوئے ہونے کے باوجود آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ اور صفات حسنہ کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضور انور نے اس کے بعد چند ایک مستشرقین اور دوسرے مصنفین کے حوالہ جات پیش فرمائے جن میں ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے حسن اخلاق کا اعتراف کیا۔ یہ لوگ آپ ﷺ کا نام نہایت ادب و احترام سے لیتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی جن خوبیوں کا اعتراف کیا وہ بیشمار تھیں۔ مثلاً آپؐ خدا سے بے حد محبت کرتے، ثابت قدم، خوش اطوار، متواضع، بردبار، والدین و بزرگان کا احترام کرنے والے، عفو و درگزر کرنے والے، پاکیزہ اخلاق و عادات کے مالک اور تشدد کے خلاف تھے۔ آپؐ کی زندگی میں تقدس اور فضیلت رکھنے والے بزرگوں کے سے تجربات و مشاہدات شامل تھے۔ آپ ﷺ بنی نوع پر اثر چھوڑنے والوں میں سب سے بڑھ کر تھے۔ آپ ﷺ سچائی و پرہیزگاری کے مبلغ، فصیح و بلیغ، دور اندیش، معاملہ فہم، صلح جو اور خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھنے والے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نہ صرف خود ہر قسم کی برائیوں سے ساری زندگی دور رہے بلکہ ان بدعات و رسومات کا قلع قمع فرما دیا۔ عورتوں کی غلامی، بچوں کی غلامی، جوابازی، شراب نوشی اور دوسری بدعادات کا خاتمہ کر دیا۔ آپؐ کی زندگی انتہائی سادہ تھی۔ ہر کس و ناقص کی آپؐ تک پہنچ تھی۔ محبت اور وفاداری آپؐ کا وطیرہ تھا۔ آپ ﷺ فلسفہ دان، خطیب، پیغمبر، افکار پر فتح پانے والے، جنگجو بہادر اور عقلمند حکمران تھے جو سب حکمرانوں سے عظمت میں آگے نکل گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض مؤرخین نے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ جو ظلم عیسائی قوموں کا غیروں اور عیسائی فرقوں کا عیسائی فرقوں کے خلاف دیکھنے میں آتا ہے اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ نے مخالف مذہب والوں کی عبادت گاہوں کا احترام اور انسانیت کا احترام قائم فرمایا۔ جس کی کئی مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی وکلاء اور سیاستدان یا ان کے قریبی لوگوں کو پہلے بھی تحریک کی تھی کہ جذبات و خیالات اور آزادی رائے میں حدود کے مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔ وکلاء نے کچھ کام کیا ہے۔ مزید ضرورت ہے۔ ساتھ دعا کی تحریک بھی فرمائی۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے تین احمدیوں مکرم خواجہ ظہور احمد صاحب ابن مکرم خواجہ منظور احمد صاحب سرگودھا کی راہ مولیٰ میں قربانی پر، محترمہ امۃ السمیع صاحب بنت حضرت میر محمد اسماعیل صاحب زوجہ مکرم مرزا رفیع احمد صاحب اور مکرم چوہدری خالد احمد صاحب ولد حضرت چوہدری شریف احمد صاحب کی وفات پر ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ’’مریم شادی فنڈ‘‘ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

’’اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔‘‘

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔ قربانی بکرا 12000/- روپے

2۔ قربانی حصہ گائے 6,000/- روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

مشعل راہ

اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 23/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عطاء ابن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص پراگندہ بال اور بکھری داڑھی والا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اشارہ سے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ سر اور داڑھی کے بال درست کرو۔ جب وہ سر کے بال ٹھیک ٹھاک کرکے آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ بھلی شکل (یعنی یہ خوبصورت شکل) بہتر ہے یا یہ کہ انسان کے بال اس طرح بکھرے اور پراگندہ ہوں کہ وہ شیطان اور بھوت لگے۔

(مؤطا امام مالك ـ باب ما جاء فی الطعام و الشراب و اصلاح الشعر)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے غلیظ حلیے والے لوگوں کو شیطان سے تشبیہ دی ہے۔......

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ایسا شخص جس کے دل میں ذرا سا بھی تکبر ہوگا۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ ہر شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے خوبصورت ہوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے''۔

(مسلم ـ کتاب الایمان باب تحریم الکبرو بیانہ)

اب اس حدیث سے یہ واضح ہونا چاہئے کہ صاف ستھرا رہنے یا اچھے کپڑے پہننے سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے اور یہ خیال دل میں نہیں آنا چاہئے کہ اپنے سے مالی لحاظ سے کم تر کسی شخص کے ساتھ نہ بیٹھوں۔ اگر یہ صورت ہوگی تو پھر تکبر ہے۔ ورنہ اچھے کپڑے پہننا اور صاف ستھرا رہنا، اچھے جوتے پہننا یہ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار ہے۔ اور اگر تکبر ہوگا تو تب فرمایا کہ ایسے شخص کے لئے پھر جنت کے دروازے بند ہیں۔ اس لئے مومن اور دنیا دار میں یہی فرق ہے کہ وہ صاف ستھرا رہتا ہے، اچھے کپڑے پہنتا ہے اچھے جوتے پہنتا ہے اپنے گھر کو سجا کر رکھتا ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو خوبصورتی پسند ہے یعنی اس کا یہ ظاہری خوبصورتی کا اظہار بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے، اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے اور کیونکہ مومن کا یہ اظہار اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے غریب آدمی کے ساتھ مالی لحاظ سے اپنے سے کم بھائی کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا اس کا پاس لحاظ رکھنا یہ بھی اس کے لئے ایسا ہی ہے جیسا کسی مالدار شخص کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اس کا پاس لحاظ کرنا ہے۔

یہ ہے (۔) تعلیم کہ تم خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا اپنے ظاہری رکھ رکھاؤ سے اظہار بھی کرو لیکن اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ان غریبوں کا بھی خیال رکھو تا کہ ان کا ایک بھائی کی حیثیت سے حق پورا ادا ہو۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے جب آئی سی ایس کا امتحان پاس کیا تو سول سروس میں گئے کیونکہ برصغیر میں عموماً افسر اپنے آپ کو عام آدمی سے بالا سمجھتے تھے اور اب بھی اکثر پاکستان وغیرہ میں جو بیوروکریٹ ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم کوئی ایسی شخصیت ہیں جو دوسروں سے بالا ہیں اور غریب آدمی کے وقت اور عزت کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ حضرت میاں صاحب جب اپنے علاقے میں افسر بن کر گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اور نصائح کے علاوہ ان کو ایک یہ بھی نصیحت کی تھی کہ تمہارے گھر کا کوئی قالین کا ٹکڑا یا ڈرائینگ روم کا صوفہ کسی غریب کو تمہارے گھر میں قدم رکھنے یا بیٹھنے سے نہ روکے یا روک نہ بنے۔ بڑی پرحکمت نصیحت ہے۔ ایک تو یہ کہ غریب بھی تمہارے گھر میں بے جھجک آ سکے، کوئی روک نہ ہو۔ دوسرے اس کو بھی وہی عزت دو جو کسی امیر کو دو۔ تو حضرت میاں صاحب نے ہمیشہ غریبوں کا بہت خیال رکھا اور اس نصیحت پر عمل کیا۔ ہمارے آج کل کے افسروں کو بھی اس نصیحت کو پلے باندھنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ سفر کی وجہ سے کسی غریب کے کپڑے میلے ہیں تو اس کے صوفے پہ بیٹھنے سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہو۔ پھر صفائی کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبو لگانے کو بھی بہت پسند فرمایا ہے اور اس تحفے کو بھی بڑا پسند کیا کرتے تھے۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2004ء)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

چمن میں ذکرِ محمدؐ سے یوں بہار آئے
کہ جیسے پھولوں پہ شبنم سے پھر نکھار آئے

نظر جب آپؐ کا نور آیا چاند تاروں کو
تو آسمان پہ راتوں کو شرمسار آئے

ہیں آپؐ جن کو ملا ہے مقامِ محمودی
وگرنہ دنیا میں مُرسل تو بے شمار آئے

ستارے بن گئے روحانی آسماں کے تمام
کبھی جو آپؐ کی صحبت میں دن گزار آئے

ہوئے تھے دنیا سے بے دل خدا کو دل دے کر
رہی تھی جان تو وہ بھی خدا پہ وار آئے

عجب سماں تھا کہ جس رات آسمانوں پر
تجلّی دیکھنے نبیوں کے تاجدار آئے

دُرود پڑھنے سے بے چینیوں کے عالم میں
دلِ حزینِ و پریشان کو قرار آئے

جمی ہے محفلِ ذکرِ رسول اے طاہؔر
دعا یہی ہے کہ موقع یہ بار بار آئے

طاہر محمود احمد

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

یہ یقیناً ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے کی ہمارے اندر ایک خواہش پیدا ہو اور پھر اس کے لئے ہم کوشش بھی کریں۔ لیکن ہماری کوشش اُس وقت بار آور ہوسکتی ہے، اُس وقت ہمیں فائدہ دے سکتی ہے جب اُس کے حصول کے لئے بھی ہم وہی طریق اختیار کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے

عبد بننے کا عمل چند دن یا ایک مہینے کا عمل نہیں ہے۔ عبد بننے کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے

ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ہر سطح کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی عہدیداروں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیں۔ واقفینِ زندگی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عمومی طور پر ہر احمدی کو تو ہے ہی کہ ہم جب نصیحت کرتے ہیں تو خود اپنی زندگیوں پر بھی اُن کے اثرات ظاہر ہوں

اگر ہر سطح پر اور ہر تنظیم کے عہدیدار اپنی عبادتوں کے معیار کو ہی بہتر کر لیں اور بیوت کو آباد کرنا شروع کر دیں تو بیوت کی آبادی جو ہے موجودہ حاضری سے دو تین گنا بڑھ سکتی ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے تو ہر معاملے میں، ہر سطح پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10/ اگست 2012ء بمطابق 10 ظہور 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 187 تلاوت کی اور فرمایا:

اس آیت کا ترجمہ ہے اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور دو عشرے گزر بھی گئے اور احساس بھی نہیں ہوا کہ کس تیزی سے یہ بیس دن گزرے ہیں، یوں لگتا ہے دوڑتے ہوئے گزر گئے۔ اب آخری عشرہ شروع ہو رہا ہے بہت سے خطوط مجھے آتے ہیں جن میں رمضان کے حوالے سے فیض پانے کے لئے دعا کا ذکر ہوتا ہے۔ لوگ ملتے ہیں تو وہ ذکر کرتے ہیں۔ ایک مومن کو یقیناً یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہم رمضان سے زیادہ سے زیادہ فیض پانے والے بن سکیں۔ ایک احمدی کو اگر یہ فکر نہ ہو تو مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ ایک انقلاب ہی ہے جو ہمارے اندر پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے تھے۔ ایک ایسا انقلاب جو بندے کو خدا سے ملانے والا ہو۔ جو ہماری سوچوں اور فکروں کو اس طرف لے جانے والا ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کرنا ہے۔ جو ہمیں اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے اُس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ جو ہمیں اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے اپنی روحانی حالتوں میں بہتری کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی ہے۔ جو ہماری توجہ ہر وقت اس طرف مبذول کروانے والا ہو کہ ہم نے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ہر وقت اپنے جائزے لینے ہیں۔ جو اس طرف توجہ دلائے کہ ان باتوں کے حصول کے لئے جو بیان کی گئی ہیں، ہم نے کیا طریق اور ذرائع اختیار کرنے ہیں۔ جب یہ باتیں ہوں گی تبھی ہم حقیقت میں اس زمانے کے امام کو ماننے کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے کہلا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ ہمیں وقتاً فوقتاً مختلف طریقوں سے اُن نیکیوں کے حصول کی طرف توجہ دلانے کے مواقع فراہم فرماتا رہتا ہے جو اُس نے بیان فرمائی ہیں یا چند ایک کا میں نے ذکر کیا ہے اور رمضان المبارک ان مواقع میں سے ایک انتہائی اہم، عظیم اور بابرکت موقع ہے۔

پس یہ یقیناً ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے کی ایک خواہش ہمارے اندر پیدا ہو اور پھر اس کے لئے ہم کوشش بھی کریں۔ لیکن ہماری کوشش اُس وقت بار آور ہوسکتی ہے، اُس وقت ہمیں فائدہ دے سکتی ہے جب اُس کے حصول کے لئے ہم وہی طریق بھی اختیار کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ ہم اپنی مرضی سے اپنے بنائے ہوئے طریق سے رمضان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ایک خطبہ میں کہا تھا کہ روزے رکھ کر یا صرف ظاہری نمازوں پر انحصار کر کے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ گو بیشک یہ ظاہری عمل بھی ضروری ہیں، یہ حرکات و سکنات بھی ضروری ہیں، سحری اور افطاری کھانا بھی ضروری ہے۔ بیشک ان کے بغیر خدا تعالیٰ تک پہنچا نہیں جا سکتا کیونکہ ان کے کرنے اور اس طرح کرنے کا حکم بھی خدا تعالیٰ نے ہی دیا ہے۔ بیشک یہ تمام چیزیں، ظاہری حرکات اور عمل فرائض میں داخل ہیں اور جو ان کو نہیں بجا لاتا وہ خدا تعالیٰ کے حکم کی نفی کرتا ہے۔ یقیناً وہ لوگ غلط ہیں جو کہتے ہیں کہ ذکر اذکار کی محفلیں لگا کر یا چند وِرد کر کے خدا تعالیٰ مل جاتا ہے یا بندگی کا حق ادا ہو جاتا ہے یا عبادت کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ نہیں یہ سب کچھ کرنے کے لئے وہ عمل بہر حال کرنے ضروری ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت سے قائم فرمائے ہیں اور جن کی اُمّت کو تلقین فرمائی کہ اس طرح کرو۔ لیکن ان ظاہری اعمال اور حرکات کے ساتھ اپنے دلوں کی حالت میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ان کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی بھی ضرورت ہے اور اس کا بھی حکم ہے اور انتہائی ضروری حکم ہے۔ پس اس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے حصول کے لئے ہمیں اپنے اندر ایک لگن پیدا کرنی چاہئے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیار کے حصول کا طریق بتایا ہے۔ اس مقام کی طرف نشاندہی فرمائی ہے جس پر پہنچ کر ایک انسان حقیقی مومن بنتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے والا بنتا ہے۔ رمضان کے روزوں سے فیض پانے والا بنتا ہے۔ اس آیت پر غور کریں تو اس میں جہاں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے پیار جھلکتا ہے اور اُس حدیث کا مزید فہم حاصل ہوتا ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اُس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو مَیں اُس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اُس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ: و یحذرکم اللہ نفسہٗ۔ حدیث 7405)

تو خدا تعالیٰ اس طرح پیار کرتا ہے اپنے بندے سے، اپنے اُن بندوں سے جو حقیقت میں بندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندے کہلانے والے ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا جہاں اس آیت سے اور خاص طور پر عِبَادِیْ یعنی ''میرے بندے'' کے لفظ سے اللہ تعالیٰ کے جس پیار کا اظہار ہو رہا ہے، وہاں اس بات کا بھی پتہ چل رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے سوال پر یہ جواب نہیں دے رہا کہ مَیں قریب ہوں۔ خدا تعالیٰ کی طرف چل کر جانا تو دور کی بات ہے جو ایک بالشت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنا نہیں چاہتا، وہ لوگ عِبَادِیْ کے زمرہ میں نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مخاطب کرکے یہ نہیں کہا یا بشر کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ اُس عبد کو مخاطب کیا ہے جو عبد بننے کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ رکھتا ہے اور اس کے لئے کوشش کر رہا ہے اور عبد بننے کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ اُس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرف توجہ کرنی ہوگی جس میں ہمیں اپنے مقصدِ پیدائش کو سامنے رکھنے کی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے وہ ہیں جو اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچاننے والے ہیں اور پھر صرف پہچاننے والے ہی نہیں بلکہ اُس کے حصول کے لئے دن رات کوشش کرنے والے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے وہ ہیں جو اس طرف توجہ کریں جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ (-) (الذاریات: 57) اور مَیں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کا عباد بننے کا معیار اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جانے کو رکھا ہے۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ اب سے مقصدِ پیدائش کو صرف رمضان میں یاد رکھنا اور عام دنوں میں بیشک اس طرف توجہ نہ ہو۔ فرمایا یہ مقصد پیدائش تو اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے یا اُس شخص کو سامنے رکھنا چاہئے جو حقیقی عبد بننا چاہتا ہے۔ روزوں کی برکات سے جب روحانیت میں مزید ترقی ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے قرب کی تلاش پہلے سے بڑھ کر کرنے کی کوشش ہو رہی ہے تو پھر میرے بارے میں پوچھنے والوں کو بتا دو کہ میں رمضان میں اور بھی قریب آ گیا ہوں جیسا کہ پہلے بھی میں نے حدیث کا ذکر کیا تھا کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان......حدیث 1898)

اور اللہ فرماتا ہے کہ جو لوگ پہلے توجہ کرنے والے ہیں کہ میرا عبد بنیں اُن کو بتا دو کہ ان دنوں میں خاص طور پر میں بندوں کے قریب ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے قریب ہے بلکہ ہمیشہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، عام دنوں میں بھی حق بندگی ادا کرنے کی کوشش کرنے والوں کیلئے اُن کے لئے جو رات کو تہجد کی نمازوں کے لئے جاگتے ہیں، اللہ تعالیٰ نچلے آسمان پر آ جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب الدعاء والصلوٰۃ من اٰخر اللیل حدیث 1145)

رمضان میں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

پس خوش قسمت ہوں گے وہ جو اس سے بھر پور فائدہ اُٹھائیں اور یہ عہد کریں کہ رمضان میں خدا تعالیٰ کا عبد بننے کی جو کوشش کی ہے یا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قربت کے نظارے دیکھنے کے لئے اپنی کوشش کی ہے یا ان دنوں میں دیکھے ہیں، روزوں کی وجہ سے ان میں صبح کے نوافل کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی ہے، تہجد پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، نمازوں میں جو باقاعدگی کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، قرآنِ کریم پڑھنے اور سمجھنے کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے، درسوں میں بیٹھنے اور درس سننے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اُسے جاری رکھیں تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے دلوں کا حال جانتا ہے، اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ میرے ان بندوں سے کہہ دو کہ اس عہد کے ساتھ مانگو کہ حق بندگی ادا کرنے کی اس کوشش کو جاری رکھو گے تو میں نہ صرف رمضان میں بلکہ ہمیشہ تمہارے قریب ہوں اور رہوں گا۔ اگر تم صرف عارضی طور پر اس مقصد کی طرف توجہ کر رہے ہو تو تمہاری زندگی بے فائدہ ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ (-) (الذاریات: 57)'' فرماتے ہیں کہ ''جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔''

فرماتے ہیں: ''انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جائے گا۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 222۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ دنیا کے کام نہیں کرنے چاہئیں۔ ایک جگہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کی زمین ہے، اُس پر وہ محنت نہیں کرتا، جس کا کاروبار ہے اس پر وہ محنت نہیں کرتا تو وہ بھی اُس کا حق ادا نہیں کر رہا۔ اس لئے جو دنیاوی کاروبار ہیں، دنیاوی کام ہیں وہ بھی ساتھ ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بھی رہے اور اُس مقصدِ پیدائش کو کبھی نہ بھولے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے رکھا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 550۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے ایک درد ہونا چاہئے۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اپنے مقصدِ پیدائش کو جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب حاصل کرنا ضروری ہے اور اس طرف کوشش کرنی چاہئے لیکن یہ قرب اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب اُس کے حصول کا درد انسان میں پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! جو اس درد کے حصول کی کوشش رکھتے ہو، تمہاری خواہش تب خواہش سے نکل کر عمل کا روپ دھارے گی جب تمہارا ایمان ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے گا۔ اس میں ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ جب تم میری ہر بات پر لبیک کہنے والے بنو گے یا کم از کم نیک نیتی سے اس کے لئے کوشش کرو گے۔

عبد بننے کے لئے عبادات کے ساتھ باقی احکامات پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ انسان کمزور ہے، بشری تقاضے کے تحت اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے لیکن اس اونچ نیچ کا احساس فوری طور پر پیدا بھی ہونا چاہئے۔ کسی ایک عمل میں کمزوری کا احساس ہوتے ہوئے اُس کے مداوے کی پھر کوشش بھی کرنی چاہئے۔ توبہ استغفار کی طرف توجہ کرتے ہوئے فوری اُن کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بھی ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ ٹھیک ہے اس رمضان میں نیکیوں کے کرنے کی طرف توجہ کر لو پھر سارا سال

دنیا کے حصول کی ہی فکر رہے۔ انسان دنیاوی کاموں میں پڑا رہے اور اپنے مقصدِ پیدائش کو بھول جائے اور سمجھے کہ آئندہ رمضان آئے گا تو پھر عبد بننے کی کوشش کر لیں گے۔ پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کے ساتھ اس حکم کو رکھا ہے کہ میری باتوں پر لبیک کہو اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو تو ٹھیک ہے۔ یہ نہیں کہ جب اگلا رمضان آئے گا تو پھر ہم کوشش کر لیں گے۔ اگر اس بات پر توجہ رکھو گے کہ اگلے رمضان کے آنے تک ہم نے اس رمضان کی نیکیوں کو جاری رکھنا ہے تو تبھی فائدہ ہوگا۔ ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہیں کہ اس رمضان میں نیکیاں کر لیں اور بس۔ پھر جب اگلا رمضان آئے گا تو پھر کر لیں گے۔ اگر یہ ہماری سوچ ہوگی تو ہم نے اپنے مقصد کو پانے کی کوشش نہیں کی، اُن نیک لوگوں کے زمرہ میں شامل نہیں ہوئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عِبَادِیْ کہہ کر مخاطب کیا ہے۔

پس عبد بننے کا عمل چند دن یا ایک مہینے کا عمل نہیں ہے۔ عبد بننے کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے اور رمضان میں کیونکہ ایک مومن بندے کی اس طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اس لئے خاص طور پر روزوں کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی کہ جب اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے تو اس میں ترقی ہوتی رہنی چاہئے۔ اور یہ ترقی کس طرح ہوگی، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد انسان کس طرح بنے گا؟ اپنے مقصدِ پیدائش کو کس کس طرح حاصل کرنے کی کوشش کرے گا؟ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (البقرۃ:139) کہ اللہ کا رنگ پکڑو اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے اور ہم اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

پس مقصد پیدائش کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کا رنگ پکڑنے، اُس کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے تبھی انسان حقیقی عبد بن سکتا ہے۔ دنیاوی رشتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ پیار کا یہ رشتہ تو ایک طرف رہا، خونی رشتے تو ایک طرف رہے، آقا اور غلام کے رشتوں میں بھی غلام اپنے آقا کی پسند اور ناپسند کو اپنے اوپر طاری کر لیتا ہے یا اس کی کوشش کرتا ہے۔ ان رشتوں میں تو بعض دفعہ دکھاوا اور جھوٹ بھی شامل ہو جاتا ہے اور فائدہ بھی یقینی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ مختلف قصے آتے ہیں ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ کا درباری تھا، بادشاہ کو کہیں سے بینگن تحفہ آئے اور اُس کی بڑی تعریف ہوئی تو اس نے روزانہ وہی کھانے شروع کر دیئے۔ درباری نے بے تحاشہ اُس کی تعریفیں کیں، اتنی زیادہ مبالغہ آمیز تعریفیں کہ حد کر دی۔ آخر بادشاہ نے ہر کھانے پر جب اُسے کھانا شروع کیا تو بیمار ہو گیا۔ اُس بادشاہ نے جب اس کی بدتعریفی کی تو اُسی درباری نے اُس کی بدتعریفیں شروع کر دیں۔ تو بادشاہ نے پوچھا پہلے تم تعریف کر رہے تھے اب تم بدتعریفیں کر رہے ہو۔ اس نے کہا جی حضور میں تو آپ کا غلام ہوں، ان بینگنوں کا غلام تو نہیں۔ تو یہ رنگ نہیں چڑھتا۔ اُس نے تو اپنے پر وہ رنگ چڑھانے کی کوشش کی تھی کہ جو مالک کہہ رہا ہے مَیں بھی وہ کہتا جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ کا رنگ ایسا ہے جو انسان جب چڑھاتا ہے تو اپنی دنیا و عاقبت سنوار لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ جو زمین و آسمان کا مالک ہے، اُس کے رنگ میں رنگین ہونے والا تو اپنی دنیا و عاقبت سنوار رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنا کر ایک بندہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہی رنگ ہے جو مومن اپنے اوپر چڑھاتا ہے تو اپنی پیدائش کے حقیقی مقصد کو حاصل کر لیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی بھی ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ اُن چیزوں کو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، وہ اعمال بجا لانے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اُن باتوں سے رُکنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ تبھی صحیح رنگ میں انسان اللہ تعالیٰ کا عبد بن سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرنے کی کوشش کرو، اُس کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت انسان کو عطا فرمائی ہے کہ وہ یہ صفات اپنا سکے اور پھر اپنے دائرہ کے اندر اُن صفات کا اظہار بھی کر سکے۔ انسان اپنے دائرہ میں مالکیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، رحمانیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، رحیمیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، ربوبیت کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، ستار ہونے کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے، وہاب ہونے کا رنگ بھی اختیار کر سکتا ہے بلکہ ایک عام انسان کی زندگی میں بسا اوقات ان باتوں کے اظہار ہو بھی رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو ان صفات کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن اس نیت سے نہیں کہ خدا کے رنگ میں رنگین ہوں۔ لیکن ایک حقیقی مومن جو ہے، وہ مومن جو خدا تعالیٰ کی رضا اور اُس کے پیار کو چاہتا ہے، اُس کی نشانی یہ ہے کہ ان صفات کا اظہار اس لئے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ انسانیت کو برائیوں سے بچانے کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ اپنے مقصدِ پیدائش کے حصول کے لئے ان صفات کا اظہار ضروری ہے۔ تو یہ رنگ اپنانا اور ان کا اظہار کرنا پھر ثواب بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا بن جاتا ہے۔

یہ حکم دینے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو، فرمایا کہ اے مومنو! اے میرے بندو! یہ اعلان بھی کرو کہ (-) (البقرۃ:139) کہ ہم اُس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اختیار کرنا اور اُس کا رنگ پکڑنا اس لئے ہے کہ ہم اُس کے عبد ہیں اور ہمیں اُس کی رضا چاہئے، ہمیں اُس کی بندگی سب سے زیادہ قیمتی ہے اور اُس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اُس کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہیں اور گزارنا چاہتے ہیں۔

پس ہم نے یہ زندگی صرف ایک ماہ اُس کے حکم کے مطابق نہیں گزارنی بلکہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اُس کے حکموں کے مطابق گزرے گا۔ پس اس بات پر ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں لاتے ہوئے ہم نے اس رمضان سے گزرنا ہے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہم نے اس رمضان میں سے گزرنا ہے اور پھر اس سارے عمل کو اگلے رمضان سے ملانے کا عہد کرتے ہوئے اُس کی کوشش کرنی ہے۔ جب یہ سب کچھ ہوگا تو فَاِنِّیْ قَرِیْب (البقرۃ:187) کی خوشخبری بھی ہم سننے والے بن سکیں گے۔ (-) (البقرۃ:187) کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں کو بھی ہم مشاہدہ کر سکیں گے۔

پس اس مقام کے حصول کے لئے ہمیں کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔ ہماری دعاؤں کا محور صرف ہماری اپنی دنیاوی خواہشات نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہو، اُن نیکیوں کے کرنے کی طرف بھی توجہ ہو جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِی (البقرۃ:187) کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں، ایک مومن کی توجہ اپنے احکامات کی طرف بھی مبذول کروائی ہے۔ اس بات کی تاکید فرمائی کہ ایک مومن کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے تبھی وہ کامل مؤمن ہو سکتا ہے۔

اس وقت میں اس حوالے سے بھی کچھ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبیک کہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے جو اخلاقی ذمہ داریاں اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی ذمہ داریاں ڈالی ہیں، وہ کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مثلاً کہ جو مومن ہیں (-) (آل عمران:111) کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے وہ ہیں جو نیکیوں کا حکم دینے والے ہیں اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔ اور ظاہر ہے اس پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے والے وہی لوگ ہوں گے اور ہونے چاہئیں جو خود بھی نیکیوں پر عمل کرنے والے اور برائیوں سے بچنے والے ہوں۔ پس جب ایک حقیقی مومن بننے کی کوشش ہوگی تو اپنے محاسبہ کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی اور حقیقت یہی ہے کہ اپنے محاسبے کی طرف نظر ہی خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنانے اور اُس کے اظہار کی طرف متوجہ بھی رکھتی ہے۔

پس ایک بہت بڑی ذمہ داری مومنوں پر ڈالی گئی ہے کہ تم نے یہ کام کرنے ہیں۔ رمضان میں

جب دلوں میں عام دنوں کی نسبت زیادہ خشیت ہوتی ہے اور انسان بعض اوقات اپنے جائزے بھی لیتا ہے تو جب وہ اس طرف توجہ کرے کہ خدا تعالیٰ نے ایک مسلمان کا، ایک حقیقی مومن کا، اُس شخص کا جو اللہ تعالیٰ سے اُس کا عبد بننے کی دعا مانگتا ہے، کیا معیار مقرر کیا ہے تو پھر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔ اُسے ہمیشہ خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ (-) (الصّف:4) کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا اور ایسی بات کہنا جو تم کرتے نہیں، بہت بڑا گناہ ہے۔

پس ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ہر سطح کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی عہدیداروں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیں۔ واقفینِ زندگی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عمومی طور پر ہر احمدی کو تو ہے ہی کہ جب ہم نصیحت کرتے ہیں تو خود ہماری اپنی زندگیوں پر بھی اُن کے اثرات ظاہر ہوں۔ اگر ایک عام (-) کا یہ فرض ہے، ایک عام مومن کا یہ فرض ہے اور وہ اس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ نیکیوں کو پھیلائے اور برائیوں کو روکے تو جو لوگ اس کام کے لئے مقرر ہیں اُن کا تو سب سے زیادہ فرض بنتا ہے اور یہ فرض پورا بھی اُس وقت ہوگا جب ہماری اپنی نیتیں بھی صاف اور پاک ہوں گی۔ جب خود ہر حکم پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش ہوگی۔ اگر عہدیداروں کے عبادتوں کے معیار بھی صرف رمضان میں بہتر ہوئے ہیں اور عام دنوں میں نہیں تو وہ بھی قول و فعل میں تضاد رکھتے ہیں اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ میں اکثر مختلف میٹنگوں میں عہدیداران کو یہ توجہ دلاتا ہوں کہ اگر ہر سطح پر اور ہر تنظیم کے عہدیدار اپنی عبادتوں کے معیار کو ہی بہتر کر لیں اور (بیوت) کو آباد کرنا شروع کر دیں تو (بیوت) کی جو آبادی ہے وہ موجودہ حاضری سے دو تین گنا بڑھ سکتی ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات ہیں۔ اُن کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے تو اس سے بہت سے مسائل خودبخود حل ہو جاتے ہیں۔

پھر اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا دوسرے احکام ہیں ان پر عمل ضروری ہے۔ قرآنِ کریم کا ایک حکم یہ بھی ہے کہ انصاف کو اس طرح قائم کرو کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے یا اپنے پیاروں والدین اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ اگر جائزے لیں تو ہم میں عموماً وہ معیار نظر نہیں آتے۔ پس ایک طرف تو ہم دعاؤں کی قبولیت کے نشان مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور پھر گواہی کے وقت راستے تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کس طرح اپنے قریبیوں کو مجرم ہونے سے بچا لیں۔ بلکہ بعض دفعہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم اور ہمارے قریبی بچ جائیں اور دوسرے کو کسی طرح ملزم بنا دیا جائے۔ بعض دفعہ عہدیداروں کے متعلق یہ شکایات بھی آ جاتی ہیں، مجھے لکھنے والے لکھتے ہیں کہ آپ نے توجہ دلائی ہے کہ جماعت میں فلاں فلاں عہدیدار کے متعلق یہ شکایت ہے یا بعض دفعہ جلسوں وغیرہ میں بعض کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی جاتی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ عہدیدار یا متعلقہ شعبہ جو ہے یا مجموعی طور پر جس کو بھی کہا جائے اپنی اصلاح کرے، اس بات کی تحقیق شروع کر دیتے ہیں کہ یہ شکایت کس نے کی ہے؟ حالانکہ اُن کا یہ کوئی مقصد نہیں ہے۔ تمہیں تو چاہئے تھا کہ اس پر غور نہ کرو کہ شکایت کس نے کی ہے؟ تمہارا اس سے کوئی کام نہیں۔ اگر یہ کمزوری ہے تو دور کرو اور اگر نہیں ہے تو پھر بھی استغفار کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ناکردہ گناہوں کی سزا سے بھی بچائے اور پھر جو صحیح رپورٹ ہے وہ دے دی جائے کہ اصل حقیقت اس طرح ہے۔ باقی یہ میرا کام ہے کہ شکایت کرنے والے کو کس طرح جواب دینا ہے یا جواب دوں کہ نہ دوں؟ اگر بغیر نام کے کوئی شکایت کرتا ہے تو وہ تو ویسے بھی قابلِ توجہ نہیں ہوتی۔ اُس کی جماعت میں کوئی پذیرائی نہیں ہوتی۔ بہرحال یہ بات عہدیداروں سے اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کے پورا کرنے کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے سپرد جو یہ کام کیا ہے اُس کو صحیح طرح نبھائیں اور اسی طرح سچی گواہی کا تقاضا ہے کہ وہ اصلاح کی طرف توجہ دیا کرے، نہ کہ شکایت کنندہ کی تلاش کرنے کی طرف۔ اگر شکایت کرنے والے کا نام میں نے بتانا ہوگا تو خود ہی بتا دوں گا اور اکثر بتا بھی دیا کرتا ہوں۔ لیکن یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس صورت میں پھر بعض دفعہ شکایت کرنے والے پر زمین تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ بھی تقویٰ سے دور بات ہے۔ یہ پھر امانتوں اور عہدوں کی صحیح ادائیگی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر، احکامات پر صحیح عمل نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے تو ہر معاملے میں، ہر سطح پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف عہدیداروں تک ہی میری بات محدود نہیں ہے ہر احمدی کو اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے ہم تمام احکامات کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے ایمان کو کامل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ اپنے اندر کے فخر اور تکبر کے بتوں کو توڑ دیں۔ سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ عفو اور درگزر کی عادت ڈالیں۔ غیبت اور چغلی سے بچیں۔ امانتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ عدل کو قائم کریں اور نہ صرف عدل کو قائم کریں بلکہ اُس سے بڑھ کر احسان کریں اور پھر اِیْتَائِ ذِی الْقُرْبٰی (النحل:91) کا سلوک کریں۔ بغیر کسی انعام کے خدمت کا جذبہ ہو۔ اپنے ماحول میں اپنے ملنے والوں سے، اپنے ہمسایوں سے حسنِ سلوک کریں کہ یہ بھی اسلام کی ایک بہت اہم تعلیم ہے۔ قرآنِ کریم کی بہت اہم تعلیم ہے۔ ہمسایوں کی جو تعریف حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے اور جس طرح ہمسائیگی کے حق کو آپ نے وسعت دی ہے اگر ہم اُس طرح اس کو وسعت دیں تو ہماری آپس کی رنجشیں جو ہیں بالکل ختم ہو جائیں۔ ایک گھر نہیں، سو گھر نہیں اگلے شہر تک، ملک تک یہ وسعت پھیلتی چلی جاتی ہے اور اس سے پھر ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔ عیب چینی سے بچنے لگ جائیں گے۔ غیبت کی عادت ختم ہو جائے گی کیونکہ یہ بھی اتنی بڑی برائی ہے کہ اس کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے اللہ تعالیٰ نے تشبیہ دی ہے۔ پس یہ غیبت کس قدر کراہت والی چیز ہے۔ لیکن ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے غیبت کرتے چلے جاتے ہیں اور پھر توجہ دلانے پر کہتے ہیں کہ یہ چیزیں تو اس میں پائی جاتی ہیں۔ بعض مجلسوں میں گھروں میں بیٹھ کر عہدیداروں کے بارے میں باتیں کی جاتی ہیں، اُن کی برائیاں ظاہر کی جاتی ہیں۔ یہ چیزیں بھی غلط ہیں۔ یہ غیبت شمار ہوتی ہے اور کہا یہ جاتا ہے یہ برائیاں اُن میں موجود ہیں۔ ہم جھوٹ تو نہیں کہہ رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے بھائی میں اگر یہ برائیاں ہیں اور تم اُس کی پیٹھ پیچھے اُن کا ذکر کرتے ہو تو یہی غیبت ہے۔ اگر برائیاں نہیں ہیں اور پھر بھی تم ذکر کر رہے ہو تو پھر تو یہ بہتان ہے۔

(سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی الغیبۃ۔ حدیث 1934)

پس ان برائیوں سے بچنا بھی ہمارا فرض ہے۔ نیکیوں کو اختیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ تبھی ہم اُن لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جو نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبیک کہنا اُس وقت حقیقی ہوگا جب ہم تمام قسم کے احکامات کو اپنے اوپر لاگو کریں گے۔ سب سے پہلے اپنی اصلاح کریں گے اور پھر دنیا کی اصلاح کریں گے جو ہمارا کام ہے تبھی ہم وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ کہ ’مجھ پر ایمان لاؤ‘ کے مصداق بنیں گے، ورنہ ہمارا ایمان کامل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ کے بعد یُؤْمِنُوْا بِیْ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرو اور ہر قسم کے اعلیٰ اخلاق ہی ایمان میں کامل کریں گے اور عبدیت میں طاق کریں گے۔ پس ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی بھی پوری کوشش کریں۔ اس رمضان کے ان آخری دنوں میں یہ عہد کریں کہ ہم نے اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں کو اعلیٰ معیار تک پہنچانے کی کوشش کرنی ہے اور پھر اس پر قائم بھی رہنا ہے، انشاء اللہ۔ جن برکتوں کو اس رمضان میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے اُن کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی ہے اور کرتے چلے جانا ہے۔ اس بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق حقیقی عبد بننے کی کوشش کرنی ہے۔ جو چند دن بقایا رہ گئے ہیں اُس میں بھرپور کوشش کی جائے اور پھر قربِ الٰہی کی اس کوشش کو رمضان کے بعد بھی انشاء اللہ تعالیٰ جاری رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم رحمت اللہ صاحب بندیشہ مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھتیجی عندلیب طارق بنت مکرم طارق سفیر صاحب 261 رب ادھووالی ضلع فیصل آباد الائیڈ ہسپتال میں یرقان اور معدہ کے مسئلہ کی وجہ سے داخل ہے۔ بچی کی عمر 11 دن ہے اور پیدائش کے دن سے ہی بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ نصرت شمشاد صاحبہ ترکہ مکرم محمد صدیق صاحب)

مکرمہ نصرت شمشاد صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد صدیق صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 21/1 محلّہ دارالفضل کل رقبہ 3 کنال 19 مرلہ 150 مربع فٹ میں سے 8 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم شفیق احمد صاحب اپنے حصہ سے مکرمہ فرحت پروین صاحبہ کے حق میں نیز دیگر ورثاء مکرمہ شمشاد نصرت صاحبہ کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء:

(1) مکرمہ مسرت پروین صاحبہ بیٹی
(2) مکرمہ فرحت پروین صاحبہ بیٹی
(3) مکرمہ نصرت شمشاد صاحبہ بیٹی
(4) مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب بھائی
(5) مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب (مرحوم) بھائی

ورثاء مرحوم:

(i) مکرم رفیق احمد صاحب بیٹا
(ii) مکرم رشید احمد صاحب بیٹا
(iii) مکرم مجید احمد صاحب بیٹا
(iv) مکرم حمید احمد صاحب بیٹا
(v) مکرم شفیق احمد صاحب بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

نرسنگ ٹریننگ کلاس

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

۞ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں نئی نرسنگ ٹریننگ کلاس کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کیلئے تعلیمی معیار کم از کم میٹرک سائنس کے ساتھ فرسٹ ڈویژن یا ایف ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ اسناد اور ''ب'' فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں جو احمدی بچے/بچیاں خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں۔ (خصوصاً واقفین نو) درج بالا شرائط پر پورا اترنے والے اپنی درخواستیں ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام اپنے صدر صاحب/ امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔ درخواست پر مکمل ایڈریس بمعہ رابطہ نمبر درج کریں۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں نئی نرسنگ ٹریننگ کلاس 2012ء کا شیڈیول درج ذیل ہے۔

درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 25/ اکتوبر اور انٹرویو مورخہ 11 نومبر کو صبح 10 بجے ہو گا۔ رزلٹ مورخہ 26 نومبر کو بذریعہ ڈاک یا ٹیلی فون بھجوایا جائے گا۔ کلاس کا اجراء مورخہ 5 جنوری 2013ء سے صبح 10 بجے آڈیٹوریم طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

سکیم تاریخ احمدیت

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی روز افزوں ترقیات کے پیش نظر ''تاریخ احمدیت'' کیلئے ایک سکیم منظور فرمائی ہے جس کی روشنی میں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے امرائے کرام، صدر صاحبان، مربیان کرام اور احباب جماعت سے درج ذیل امور میں تعاون کی درخواست ہے۔

1۔ حضرت مسیح موعود، خلفائے کرام یا رفقاء کرام کے غیر مطبوعہ واقعات، تاریخی خطوط یا تصاویر ہوں یا اسی طرح غیر مطبوعہ تاریخی تحریرات اور بزرگان کے خودنوشت حالات زندگی ہوں تو وہ شعبہ ہذا کو بھجوائے جائیں۔

2۔ تمام اہم مواقع مثلاً جلسہ سالانہ، اجتماعات، بیوت الذکر کے سنگ بنیاد اور افتتاح، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال کے قیام اور کارکردگی وغیرہ کی رپورٹس کی ایک کاپی شعبہ ہذا کو بھجوائی جایا کرے۔

3۔ تمام اہم مواقع کی تصاویر بھی بھجوائی جائیں اگر کوئی پرانی تاریخی تصویر ہو تو وہ بھی بھجوائیں یہ تصویر سکین (Scan) کر کے بحفاظت واپس ارسال کردی جائے گی۔

4۔ تمام جماعتیں اپنے رسائل جو جرائد کی ایک ایک کاپی شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوایا کریں۔ اسی طرح نئی مطبوعات کی دو عدد کاپیاں بھی بھجوائی جایا کریں تاکہ تاریخی طور پر ریکارڈ رکھا جاسکے۔

5۔ احمدیت کیلئے جان دینے والے تمام احباب کی تصاویر درکار ہیں اسی طرح ان کے مختصر حالات زندگی بھی ہمراہ بھجوائے جائیں۔

6۔ اسیران راہ مولیٰ کے مقدمات اور حالات و واقعات وغیرہ بھی بھجوائے جائیں۔ نیز تصاویر میسر ہوں تو وہ بھی ارسال فرماویں۔

7۔ کسی بھی میدان میں نمایاں ترقی کرنے والے احمدی احباب کی کامیابیوں کی خبر بھی شعبہ ہذا کو بھجوائی جائے۔

8۔ دشمنان احمدیت کی دشمنی اور ان کے انجام کے متعلق معلومات بھی بھجوائیں۔

9۔ احمدیت کے حق یا مخالفت میں شائع ہونے والی خبریں اصل حوالے کے ہمراہ بھجوائیں۔

شعبہ تاریخ احمدیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
پی او بی باکس 20 چناب نگر ضلع چنیوٹ پاکستان
فون: 0092.47.6211902
فیکس: 0092.47.6211526
tareekh.ahmadiyyat@saapk.org

گمشدہ بٹوہ

۞ مکرم عرفان احمد ظہیر صاحب 15/34 فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیگم 7/ اکتوبر 2012ء دوپہر ایک بجے کے قریب نصرت جہان اکیڈمی سے اپنے گھر براستہ راجیکی روڈ جا رہی تھی کہ پانی کی ٹینکی کے قریب ان کا سبز رنگ کا بٹوہ کہیں گر گیا ہے جس میں تقریباً 15000 روپے تھے۔ جس کسی کو بٹوہ ملا ہو۔ براہ مہربانی درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کر کے ممنون فرمائیں۔

فون نمبر: 0321-7708174

☆......☆......☆

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ، کامیاب علاج
☆ نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں ☆
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
TEL.047-6211434,6212434, FAX: 6213966

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML-/140 روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

ویسٹ انڈیز ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کا فاتح

بن گیا ویسٹ انڈیز ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2012ء کا فاتح بن گیا۔ 1970ء کی دہائی میں عالمی کرکٹ پر حکمرانی کرنے والی ویسٹ انڈیز ٹیم نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ حاصل کرنے کا سری لنکا کا خواب چکنا چور کر دیا۔ اور میزبان ٹیم کو 36 رنز سے شکست دے کر عالمی حکمران بن گئی۔ واضح رہے کہ ویسٹ انڈیز نے 33 سال کے صبر آزما انتظار کے بعد بڑا عالمی اعزاز اپنے نام کیا ہے۔ جبکہ سری لنکا نے بڑے فائنل میں ناکامی کا اپنا ریکارڈ برقرار رکھا اور چوتھی بار سری لنکا ٹیم کو کسی ورلڈ کپ فائنل میں شکست ہوئی۔

ایشیا میں امیر ترین افراد کی تعداد

سوئٹزر لینڈ کے بینک جولیئس بائر کی جانب سے جاری ویلتھ رپورٹ 2012ء کے مطابق ایشیا میں امیر ترین افراد کی تعداد 2015ء تک 16.7 ملین ڈالر کے خالص اثاثوں کے ساتھ 26 لاکھ 70 ہزار تک پہنچ جائے گی۔ ایشیا کے حوالے سے رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس خطے کے انتہائی امیر ترین افراد HNWIS بڑی حد تک دنیا کو متاثر کرنے والی معاشی پریشانیوں سے محفوظ رہے ہیں۔ ایشیاء کی 10 بڑی معیشتوں میں دولت کی پیداوار کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ 2015ء کیلئے اس کے HNWI کے تخمینہ میں 2010ء کی پیشگوئی کے مقابلے میں 30 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ 2015ء تک چین میں امیر ترین افراد کی تعداد 14 لاکھ 60 ہزار تک پہنچ جائے گی۔ انڈونیشیا امیر ترین افراد میں 25 فیصد اضافے کی راہ پر گامزن ہے جو ایشیا بھر میں سب سے زیادہ بلند ترین ہے۔

سالانہ نمبر کیلئے اشتہارات

روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر 2012ء خداتعالیٰ کے فضل سے تیاری کے مراحل میں ہے۔ تمام مشتہرین حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے اشتہارات 15/اکتوبر 2012ء تک ادارہ الفضل میں بھجوا دیں۔ تاکہ ضروری کارروائی اور تیاری کے بعد اس کو سالانہ نمبر میں شائع کیا جاسکے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔اکتوبر

طلوع فجر	4:40
طلوع آفتاب	6:05
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:46

البشیرز — اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
0345-7513444
0300-6950025
طالب دعا
میاں غلام صابر

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

EXIDE - FB-TOKYO - MILLT
OSAKA-VOLTA- PHOENIX-AGS
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کیساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر: حفیظ بیٹری سنٹر
بالمقابل جنرل بس سٹینڈ سرگودھا روڈ چنیوٹ
طالب دعا: حفیظ احمد طاہر 0333-6710869 راشد محمود: 0300-7716284

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

FR-10

پاکستان کے ہر شہر میں سہولت مہیا کی جا سکتی ہے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ
رابطہ: 0300-2092879,0321-2063532-0333-3532902

نیورو فزیشن اینڈ سائیکاٹرسٹ کی آمد
ہر جمعرات صبح 10 بجے تا ایک بجے دوپہر مریم میڈیکل سنٹر میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ استقبالیہ سے پرچی بنوالیں
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 0476213944,6214499

PTCL-V فرنچائز
EVO
EVO,Brodband,Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197